101100-روزے کی قضاء سے بھی عاجز عورت کا حکم

سوال

میری بہن نے دو برس قبل دوران حمل رمضان المبارک کے روزے نہیں رکھے، اور ابھی تک وہ روزے رکھنے سے عاجز ہے، اس پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی بھی اس جیسی ہی ہے کو جب اپنی جان کو ضرر کا خدشہ ہو، یا اپنے بچے کی جان کو خطرہ ہو تو اس کے لیے رمضان المبارک کے روزے چھوڑنا جائز ہیں، اور صرف اس کے ذمہ بعد میں قضاء ہوگی؛ کیونکہ وہ مریض کی طرح ہے جو اپنی بیماری کی بنا پر معذور ہے، اس کی تفصیل سوال نمبر (50005) اور (49848) کے جواب میں بیان ہو چکی ہے، آپ اسکا مطالعہ کریں.

پھر اگر وہ دوسرا رمضان آنے سے قبل روزہ رکھنے کی استطاعت رکھے تو اس پر قضاء میں روزے رکھنے واجب ہیں، اور اگر نیا حمل یا دودھ پلانے کی یا سفر کی بنا پر اسکا عذر باقی رہے تو اس پر کوئی حرج نہیں، اور جب بھی وہ روزہ رکھنے پر قادر ہو تو اس پر قضاء لازم ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

ایک عورت نے رمضان میں روزے نہیں رکھے اور اب وہ دودھ پلانے کی بنا پر قضاء نہ رکھ سکی حتی کہ دوسرا رمضان شروع ہو گیا تو اس پر کیا واجب ہوتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اس عورت پر واجب ہے کہ وہ چھوڑے ہوئے ایام کے بدلے روزے رکھے، چاہے دوسرے رمضان کے بعد ہی رکھے؛ اس لیے کہ اس نے پہلے اور دوسرے رمضان کے درمیان قضاء کے روزے عذر کی بنا پر نہیں رکھے، لیکن اگر سردیوں کے موسم میں اس پر روزہ رکھنا مشقت نہ ہو تو اسے سردیوں کے موسم میں قضاء کے روزے رکھنا ہونگے چاہے ایک دن چھوڑ کر ہی روزہ رکھے، کیونکہ اس پر یہ لازم ہے، اور اگر وہ بچے کو دودھ پلا رہی ہے تو اسے گزشتہ رمضان کی قضاء کے روزے حسب استطاعت رکھنا ہونگے جتنے رکھ سکتی ہے وہ رکھ لے، اور اگر دوسرا رمضان آنے سے قبل نہ رکھ سکے تو اسے دوسرے رمضان کے بعد تک موخر کر لے تو اس میں کوئی حرج نہیں" انتہی.

مسائل رمضان (19) جواب سوال نمبر (360).

اور شیخ رحمہ اللہ سے یہ بھی سوال کیا گیا :

ایک عورت نے ولادت کے باعث رمضان کے روزے نہ رکھے، اور اس نے اس کی قضاء بھی نہیں کی اور اسے ایک لمبا عرصہ ہو چکا ہے، اور وہ روزے نہیں رکھ سکتی تو اس کا حکم کیا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

"اس عورت کو اپنے اس فعل پر اللہ تعالی سے توبہ واستغفار کرنی چاہیے؛ کیونکہ کسی بھی انسان کے لیے ایک رمضان سے دوسرے رمضان تک قضاء کو بغیر کسی شرعی عذر مؤخر کرنا حلال نہیں، اس لیے اسے توبہ کرنی چاہیے، اور پھر اگر وہ روزے رکھنے کی استطاعت رکھتی ہے چاہے ایک دن چھوڑ کر تو اسے روزے رکھنا ہونگے، اور اگر وہ استطاعت نہیں رکھتی تو دیکھا جائیگا کہ :

اگر اسکا عذر مستقل اور جاری ہے تو وہ ہر دن کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے، اور اگر وقتی عذر ہے اور اس کے زائل ہونے کی امید ہے تو عذر ختم ہونے کا انتظار کیا جائیگا، اور پھر وہ اپنے ذمہ روزوں کی قضاء کرتے ہوئے روزے رکھے گی" انتہی.

(19)جواب سوال نمبر(361).

سوال کرنے والی نے یہ بیان نہیں کیا کہ اس کی بہن روزے رکھنے سے عاجز کیوں ہے اور اسکا سبب کیا ہے، اس لیے اگر تو وہ وقتی طور پر عاجز ہے اور اسکا زائل ہونا ممکن ہے (حمل یا دودھ پلانے یا مرض کی بنا پر) تو جب بھی ممکن ہو یہ روزے رکھنا واجب ہیں.

اور اگر اسکا عذر اور عاجز ہونا دائمی ہے یعنی دائمی مرض جس سے شفایابی کی امید نہیں تو اس پر قضاء نہیں بلکہ وہ ہر روزہ کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دے"

واللہ اعلم.